سوال

کے بار (250) یکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فتویٰ کمیٹی کو یہ سوال موصول ہوا ہے کہ کیا مسلمان کیلئے یہ جائز ہے کہ وہ مختلف اسباب ووسائل کو اختیار کرکے خاندانی منصوبہ بندی کرسکے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ار علماء کی کونسل نے اس مسئلہ پر پہلے بھی غور کیا تھا اور اس کے بارے میں درج ذیل قرارداد منظور کی تھی :

ئے کہ اسلامی شریعت نے نسل انسانی کے پھیلانے وار بڑھانے کی ترغیب دی ہے 'نسل کو اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر احسان عظیم اور نعمت کبریٰ قرار دیا جاتا ہے جیساکہ کتاب وسنت کے ان بے شمار نصوص سے یہ واضح ہے 'جنہیں بحوث علمیہ وافتاء کی فتویٰ کمیٹی نے اپنے اس تحقیقی مقالہ میں ذکر کیا ہے

ھتے ہوئے کہ خاندانی منصوبہ بندی یا منع حمل اس انسانی فطرت سے متصادم ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا ہے نیز یہ اسلامی شریعت سے بھی متصادم ہے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے پسند فرمایا ہے ۔''

ۃ ہوئے کہ خاندانی منصوبہ بندی یا منع حمل کی علمبردار ایک ایسی جماعت ہے جس کا مقصد اپنی اس دعوت سے مسلمانوں کے خلاف عموماً اور عرب مسلمانوں کیخلاف خصوصاً سازش ہے اور اس سازش کے ذریعے وہ مسلمانوں کی آبادی کو کم کرکے مسلمانوں اور ان کے ملکوں پر غاصبانہ تسلط جمانا چاہتے ہیں ۔ عا

ن دابَّةٍ فِي الأَرضِ إِلّا عَلَى اللَّهِ رِزقُها...﴿٦﴾... سورة ہود

ن پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے ۔''

بتہ اگر منع حمل کسی ناگزیر ضرورت کی وجہ سے ہو' مثلاً عورت حسب معمول بچے کو جنم نہ دے سکتی ہو بلکہ اس کیلئے وہ آپریشن کیلئے مجبور ہو یا میاں بیوی کسی مصلحت کی وجہ سے حمل میں تاخیر چاہتے ہوں تو پھر منع حمل یا حمل کو مؤکر کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے تاکہ احادیث صحیحہ اور حضرات صحابہ کرامؓ کی ایک

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 213

محدث فتویٰ